www.KitaboSunnat.com

اسلام اور مغرب

محمد عطاء اللہ صدیقی

امریکی سماج کے دوہرے معیارات

"میں حلفاً بیان کرتا ہوں کہ میں نے اس عورت (مونیکا) کے ساتھ جنسی تعلق قائم نہیں کیا۔ میں نے کبھی کسی کو جھوٹ بولنے کے لئے نہیں کہا، کبھی نہیں۔ یہ میرے خلاف جھوٹا الزام ہے، جس کا مقصد میری ساکھ کو نقصان پہنچانا ہے"۔ سی این این پر (27 جنوری) امریکی صدر بل کلنٹن کو جب راقم نے تفتیشی افسران کے سامنے یہ الفاظ بے حد خشوع وخضوع سے ادا کرتے سنا تو دنیا کے طاقتور ترین شخص کی اس بے بسی اور لاچارگی پر افسوس اور امریکی سماج کی منافقت پر مبنی اخلاقی قدروں کے دوہرے معیارات پر سخت تعجب ہوا۔ وہ امریکی معاشرہ جہاں جنسی بے راہروی کو "مذہب" کا درجہ حاصل ہے، وہاں ریاست کا سربراہ محض اس بناء پر مواخذے کی دہلیز پر پہنچا ہوا ہے کہ اس کے بعض ماہ جبینوں کے ساتھ جنسی روابط رہے ہیں۔

مشرقی اخلاقی قدروں اور اسلامی معاشرت پر یقین رکھنے والوں کو امریکہ کی سرزمین پر قدم رکھنے کے فوراً بعد ہی جس پریشان کن منظر کا مشاہدہ کرنا پڑتا ہے، وہ امریکی نوجوان جوڑوں کا عین ائر پورٹ پر بوس وکنار کے طویل راؤنڈ میں معروف ہونے کی حرکت ہے۔ بعض امریکہ پلٹ احباب سے سن کر یہ تعجب ہوا ہے کہ ایسے "محبت" کرنے والے جوڑوں کو گھور کر دیکھنا وہاں "غیر اخلاقی" حرکت سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ جہاں کے ساحلوں پر مادر پدر آزاد ننگے خواتین وحضرات کی خوب "رونق" لگی رہتی ہے، وہاں کے صدرِ مملکت کو عدالتی کٹہرے میں ملزم کی حیثیت سے کھڑے ہو کر مبینہ جنسی جرائم کے بارے میں اپنی صفائی پیش کرنا بادیٔ النظر میں بے حد مضحکہ خیز اور سماجی منافقت کی بدترین مثال کہا جا سکتا ہے۔

جنسی شہوت رانیوں کو "انسانی حقوق" کا درجہ دینے والی مغربی تہذیب فکری تضادات کا عجب کباڑ خانہ ہے۔ مغربی معاشرے میں جو پذیرائی فرائڈ کی جنسی جبلتوں کو بھرپور اظہار کا موقع دینے کی "تعلیمات" کو ملی ہے وہ کسی بھی عمرانی یا سیاسی مفکر کو نصیب نہیں ہوئی۔ امریکی دانشور 1960ء کے عشرے کو "جنسی انقلاب" کا عشرہ کہتے ہیں۔ جس کے دوران شرم وحیا، شائستگی اور دوشیزگی محض

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

"اضافی قدروں" کی صورت اختیار کر گئیں۔

مغربی تہذیب کی سب سے بڑی خامی یہ ہے کہ اس کی کھوکھلی عمارت کی بنیاد جن نظریات پر اٹھائی گئی، وہ انسانی فطرت سے قطعاً مطابقت نہیں رکھتے۔ فرائڈ کا جنسی جذبوں کو انسانی نفس کا شدید ترین تقاضا کہہ کر اس کی تسکین کا جواز ڈھونڈ نکالنے کا معاملہ ہو یا جدید مسیحی یورپ میں 'اکیلا جوڑا' (Monogamy) کے بالاستثناء نفاذ پر اصرار کی بات ہو، انسانی فطرت کے اصل توازن کو نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ مغربی معاشرت کی یہی افراط و تفریط اس کی تباہی کا اصل سبب ہے۔ مغربی معاشرے میں نکاح سے بغاوت اور خاندانی اقدار کے زوال کے پس پشت اصل محرک یہی فکری عدم توازن ہی تو ہے۔

"اسلام دین فطرت ہے" خوبصورت حقیقت پسندانہ جملہ ہم اس وقت سے سنتے آرہے ہیں جب اس کے مطالب و مفہوم کا صحیح اِدراک و شعور بھی نہ تھا۔ آج مغربی تہذیب کی حیوانیت ماب بے اعتدالیوں کو دیکھ کر اس جملے کے پس پشت کارفرما آفاقی حقانیت کا تاثر قلب کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ اسلام نے انسانی فطرت کے دونوں پہلوؤں کو نگاہ میں رکھا ہے۔ اسلام کا نظام عمل انسانی فطرت کے کمزور و توانا پہلوؤں کو سامنے رکھتے ہوئے مرتب کیا گیا ہے۔

مذاہب عالم کا عادلانہ جائزہ لینے والے یہ گواہی دینے پر مجبور ہو جاتے ہیں کہ "اسلام ہی دینِ فطرت ہے"۔

اسلام نے بعض شرائط کے ساتھ تعددِ ازواج کی اجازت (لائیسنس نہیں) دی ہے۔ اسلام کی طرف سے ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح کی اجازت انسانی فطرت و نفسی جبلتوں کا حقیقت پسندانہ جائزہ لینے کے بعد دی گئی ہے۔ یہ ایک ناقابل تردید آفاقی حقیقت ہے کہ جب ایک مرد دنیا کی تمام بڑی نعمتوں مثلاً دولت، صحت، حسن و جمال، شہرت، جاہ و حشمت، اقتدار و منصب سے مالا مال ہو جاتا ہے، تو اس کی نفسانی جبلتوں میں طغیانی کا سیلاب آجاتا ہے۔ اس کا نفس لہو و لعب، عیش و عشرت، جنسی ہوسناکی کے میلانات کو مزید انگیخت کرتا ہے۔ اگر ان تمام سہولتوں کی فراوانی کے ساتھ خوفِ خدا کی کمی ہو تو پھر نفس کے منہ زور گھوڑے کو سماجی اخلاقیات یا شرم و حیاء کی ڈھیلی ڈھالی باگیں نہیں سنبھال سکتیں۔ اور یہ بھی ایک مسلمہ سچائی ہے کہ مذکورہ بالا بہار آفریں حالات میں حسن و جمال اور شراب و کباب کی مجلسوں اور خلوتوں کے لمحات سے زیادہ پرکیف کوئی اور دولت دنیا میں نہیں ہو سکتی۔ اس کائنات کے سب سے پاکباز انسان سید الانبیاءؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ "مجھے اس دنیا کی نعمتوں میں سے تین چیزیں زیادہ مرغوب ہیں: عورت، خوشبو اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز"۔

انسانی نفس میں صنفِ مخالف کی طرف کشش کا داعیہ بلاشبہ نفسی تقاضوں میں سے شدید ترین ہے۔ اسلام نے نفسی شدائد کی ان کیفیات کا لحاظ رکھتے ہوئے چار شادیوں تک کی اجازت دی ہے۔

اب ذرا غور فرمایئے کہ ایک فرد کو دنیا کے طاقتور ترین منصب پر بٹھادیا جائے جس کی زبان کی معمولی جنبش سے امریکی افواج دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک نقل وحرکت پر مجبور ہوجائیں، جس کے فیصلوں کے اثرات تمام دنیا پر پڑیں، جو ایک ایسے ملک کا سربراہ ہو، جس کی عسکری طاقت سے دنیا کی اکثر قومیں لرزہ بر اندام اور دہشت زدہ ہوں اور جس کے منصب میں وہ مقناطیسیت ہو کہ اس کے قرب کے حصول کے لئے اہم سے اہم ترین فرد بے چین و بے قرار ہو۔ جو وائٹ ہاؤس جیسے عالیشان محل میں تصور میں آنے والی ہر نعمت سے بہرہ ور ہو، جس کے سیکورٹی کے عملے میں بے حد خوبصورت، نوجوان، پُرکشش، کنواری، شادی شدہ پری جمال عورتوں کی کثیر تعداد شامل ہو۔ جس کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے نجانے کتنے دل حسرت وتمنا لئے دھڑکتے ہوں۔ اس پر سماج یہ پابندی عائد کرے کہ وہ شخص ایک عورت پر گزارہ کرے، کس قدر غیر فطری، لغو اور ناروا مطالبہ ہے۔ اس سے یہ توقع رکھنا کہ وہ شخصی طہارت کے اس درجے پر فائز ہو کہ جہاں کسی غیر عورت کی طرف اس کی "پاکباز" نگاہ نہ اٹھے، انسانی فطرت وجبلت کے متعلق جہالت کی بدترین مثال ہے۔ بالخصوص ایک ایسے معاشرے میں جہاں مذہب کو "دیس نکالا" مل چکا ہو اور جنسی ہوسناکیوں کو "قبولیتِ عامہ" کا درجہ مل چکا ہو۔

یہ بہت پرانی بات نہیں ہے کہ جب امریکی معاشرے میں "کنوارگی" کی قدر ومنزلت قائم تھی اور شادی شدہ خواتین وحضرات کی طرف سے اپنے رفیق یا رفیقۂ حیات کی طرف سے "بے وفائی" (Infidelity) کو بدترین گناہ اور سماجی برائی گردانا جاتا تھا۔ تیس چالیس برس پہلے یہ اخلاقی قدریں قائم تھیں۔ لیکن اب جنسی آوارگیوں کا تناسب اس قدر زیادہ ہے کہ "کنواری لڑکی" اس معاشرے میں عنقا ہوچکی ہے۔ "بے وفائی" کا تصور تو ایک طرف، "بے نکاح" رفاقتوں کا چلن عام ہوگیا ہے۔ حرامی بچوں کی کثرت نے "حلال وحرام" کی تمیز کو بے معنی بنا کر رکھ دیا ہے۔ ایک کے بعد دوسرے سے یاری دوستی کا بندھن قائم کرنا اس معاشرے میں اس طرح "معمول کی بات" ہوگئی ہے کہ جس طرح ہر صبح اٹھ کر ناشتہ کرنا۔ لیکن ہر چیز کی کوئی حد ہوتی ہے۔ امریکی مردوں میں جنسی بے راہ روی کے بڑھتے ہوئے رجحان نے وہاں کے راست فکر افراد کو سخت تشویش میں مبتلا کر دیا ہے۔ ان مسائل پر بحث وتمحیص ہورہی ہے، مضامین وکتب لکھی جارہی ہیں۔ امریکی مصنف رابرٹ وائٹ کی اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر لکھی جانے والی کتاب "اخلاقی حیوان" (Moral Animal) کو بے پناہ پذیرائی ملی ہے- 1995ء کے آخری مہینوں میں یہ کتاب منظرعام پر آئی تھی، اب تک اس کے متعدد ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں- رابرٹ وائٹ نے امریکی معاشرے میں جنسی بے راہ روی کے خطرناک رجحان کا انسانی جبلت کے تقاضوں کی روشنی میں جائزہ لیا ہے- امریکی مردوں کی طرف سے عورتوں پر جنسی حملوں میں اضافے کے خطرناک رجحان اور ان میں جا بجا تخم ریزی کے شرمناک رویے کی بنیادی وجہ، اس کے خیال میں "یک زوجی" (Monogamy) ہے- اس کا حل وہ یہ تجویز کرتا ہے کہ "امریکی مردوں کو ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کی اجازت دے دی جائے" اس کی کتاب کا بنیادی نقطہ یہ ہے کہ "بے وفائی (Infidelity) مردوں کی سرشت (Genes) میں شامل ہے"- رابرٹ وائٹ کی کتاب کو امریکی ذرائع ابلاغ اور پریس نے بے حد اہمیت دی- اگست 1994ء میں ہفت روزہ "ٹائم" نے اسے "ٹائٹل سٹوری" کے طور پر چھاپا- مغرب کے دانش ور اسلام کو اس بنیاد پر شدید تنقید کا نشانہ بناتے رہے ہیں کہ اس میں کثرتِ ازدواج کی اجازت ہے- آج تباہی کے کنارے پر پہنچی مغربی تہذیب کے بعض دانش ور تہذیبی امراض کا علاج وہی تجویز کر رہے ہیں، جو اسلامی تعلیمات کے عین مطابق ہے- ان شاء اللہ آنے والا دور ہر شعبے میں اسلامی تعلیمات کی حقانیت کو باطل پرستوں پر واضح و منکشف کرے گا- ضرورت اس بات کی ہے کہ مغرب تعصب کی عینک اتار کر اسلامی نظام کا مطالعہ کرے تو اس عالمگیر مذہب کی صداقت کو محسوس کرنا بہت مشکل نہیں ہے-

اخباری رپورٹ کے مطابق امریکی صدر بِل کلنٹن اپنے "گناہوں کا بوجھ" کم کرنے کے لئے چرچ پر حاضری بھی دے آئے ہیں، وہاں انہیں پادری صاحب کی طرف سے بھی سرزنش اور لعن طعن سننے کی خفت سے گزرنا پڑا- مسیحی عالم نے انہیں یہ کہہ کر شرمندہ کیا کہ "طبقہ اشرافیہ" سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کے متعلق ایسی "اطلاعات" کا پھیلنا بے حد شرم ناک ہے، اسے یہ ہرگز زیب نہیں دیتا کہ وہ غیر عورتوں سے جنسی تعلقات قائم کرے"- پادری صاحب کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے ہاں "عوام" اور "خواص" کے لئے شخصی طہارت کے الگ الگ معیارات ہیں- جو بات ایک عام امریکی کے لئے قابل فروگزاشت ہے وہی بات امریکی صدر کے لئے ناقابل معافی ہے- امریکی آئین کے مطابق ریاست کے تمام شہری بلا امتیاز رنگ و نسل وعلاقہ "مساوی" حیثیت رکھتے ہیں- قانون کی نگاہ میں سب برابر ہیں کیونکہ وہاں قانون کی حاکمیت مسلمہ ہے- لیکن امریکی قانون "جنسی بے راہ روی" کے جرم کا اطلاق محض وائٹ ہاؤس تک ہی کرتا ہے- دیگر علاقوں اور طبقات کو اس کے نفاذ سے گویا چھوٹ عطا کی گئی ہے- امریکی معاشرہ تو دوہرے معیارات پر عمل

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے لیکن اسلام عوام وخواص کی اس تفریق کو قبول نہیں کرتا۔ اس کے جرم وسزا کے قوانین چھوٹے بڑے سب پر لاگو ہوتے ہیں۔ پیغمبر اسلامؐ واضح اعلان فرماتے ہیں: "خدا کی قسم! میری بیٹی فاطمہؓ بھی چوری کی مرتکب ہوتی تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا"۔

صدر کلنٹن نے کسی "نرالے جرم" کا ارتکاب نہیں کیا۔ امریکی قوم کے جد امجد جارج واشنگٹن سے لے کر رونالڈ ریگن تک جتنے بھی قابل ذکر امریکی صدور گزرے ہیں، ان کے معاشقوں کی داستانیں اور ماہ جبینوں سے خصوصی تعلقات کے قصے امریکی پریس بے حد مزے لے لے کر بیان کر رہا ہے۔ امریکی صدور میں سے ایک صاحب تو واقعی "امام العاشقین" کے اعزاز کے مستحق ہیں، جو ایک برفانی رات میں محبوب کے وصال کے لئے وائٹ ہاؤس سے پیدل چل کر محبوب کے درِ اُلفت پر حاضری دینے میں تو کامیاب ہوگئے لیکن واپسی پر نمونیا کا شکار ہو کر جان ہار بیٹھے اور "شہیدِ محبت" کے مرتبے پر فائز ہوئے۔ در اصل صدر کلنٹن اور اس کے محبت بھرے دلوں کے مالک پیش رووں کے حالات میں فرق پیدا ہوگیا ہے۔ اس سے پہلے امریکی پریس اس قدر "تماش بین" نہیں تھا، اور نہ ہی وائٹ ہاؤس کے جلوؤں سے مستفید ہونے والی عورتوں میں پہلے وہ حوصلہ تھا کہ وہ امریکی صدر سے جنسی تعلقات کا بر سر عام "اعتراف" کر سکیں۔ "آزادئ نسواں" کے علمبرداروں کے لئے یہ امر "خوش آئند" ہونا چاہئے، کہ صنفِ نازک میں بھی اب وہ جرات پیدا ہوگئی ہے، کہ دنیا کے طاقتور ترین مرد کو ناکوں چنے چبوا سکتی ہیں۔

امریکی قوم بھی عجب قوم ہے۔ یہ اپنے صدر کے متعلق کسی غیر عورت سے میل ملاپ کی خبر سن کر اس قدر شور وغوغا اور طوفان کھڑا کر دیتی ہے کہ اس کے ذرائع ابلاغ اور اخبارات میں اس خبر کے علاوہ کچھ اور نہیں چھپتا۔ ایک بظاہر معمولی سے مسئلے پر اس قدر شدید رد عمل کا اظہار کیا جاتا ہے۔ لیکن یہی قوم انسانیت کی تباہی پر منتج ہونی والی امریکی صدور کے سفاکانہ احکامات کو "قومی مفاد" سمجھ کر نظر انداز کر دیتی ہے۔ وہ امریکی قوم جو آج صدر کلنٹن کے مواخذے کی تحریک لانے کا مطالبہ محض اس لئے کر رہی ہے کہ اس پر الزام ہے کہ اس نے 24 سالہ مونیکا کو جھوٹ بولنے کے لئے آمادہ کیا تھا، جنگ عظیم کے دوران ہیروشیما اور ناگاساکی پر بم گرا کر انہیں ہولناک تباہی سے دوچار کرنے کو اس نے نہ تو "انسانیت کے خلاف جرم" قرار دیا تھا اور نہ ہی اس وقت کے امریکی صدر کے مواخذے کا مطالبہ داغا گیا تھا۔ ایک امریکی صدر کے حکم پر امریکی جارح افواج ویت نام میں لاکھوں بے گناہ شہریوں کو دس سال تک ہلاک کرتی رہیں، اس سارے عرصے کے دوران امریکی صدر بھی قائم رہے اور ان کا ضمیر بھی "زندہ" رہا۔ خلیج کی جنگ میں فرد واحد صدام حسین کے مزعومہ جرم کی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سزا عراق کے لاکھوں نہتے عوام کو دی گئی۔ دودھ پیتے بچوں پر بم گرائے گئے، شہری آبادیوں کو وحشیانہ بمباری کا نشانہ بنایا گیا، آج تک عراقی عوام اور بے گناہ شہریوں پر خوراک کے دروازے بند کر کے انہیں فاقوں مرنے پر مجبور کیا جارہا ہے۔ لیکن امریکی قوم کا ضمیر کسی خلش میں مبتلا ہوا، نہ امریکی صدر کے دل پر کسی بوجھ کا نزول ہوا۔ امریکہ اور عراق کا مقابلہ ایک ہاتھی اور بلی کے مقابلہ کے برابر ہے۔ لیکن عراق جیسے چھوٹے سے ملک کا بھرکس نکال کر جس طرح "جشن فتح" منایا گیا وہ امریکی قوم کی مریضانہ اَنا پرستی کا واضح ثبوت ہے۔ دنیا جہاں کے ممالک کے خلاف انسانی حقوق کی خلاف ورزی پر مبنی رپورٹیں شائع کرنے والے امریکہ کی طرف سے انسانی حقوق کی پامالی کا بدترین مظاہرہ کیا جارہا ہے۔امریکی صدر بے گناہ عراقی عوام کو ایک اور خوفناک جنگ میں جھونکنے کی رعونت سے بھرپور دھمکی دے رہے ہیں۔ "شرفِ انسانی" کے تحفظ کے دعویدار ایک قوم کی اجتماعی تذلیل بے حد دھڑلے سے کر رہے ہیں، امریکی پریس کلنٹن کو درسِ انسانیت نہیں دیتا اور نہ ہی انسانی قتل وغارت کے منصوبوں پر مواخذے کی تحریک کا مطالبہ کیا جاتا ہے۔ امریکی صدر پر الزام ہے کہ انہوں نے آوارہ اور بدقماش لڑکی کو جنسی ہراس کا نشانہ بنایا ہے۔ ادھر بوسنیا میں ظالم سربوں نے پوری قوم کو "نسلی صفائی" کے عذاب میں مبتلا کر دیا ہے۔ میں زندگی بھر بوسنیا کی اس مظلوم و مجبور مسلمان لڑکی کی اس دل دہلا دینے والی فریاد کو نہیں بھول سکوں گا، جس نے بوسنیا کا دورہ کرنے والے مسلمان ملک کے وفد کے مسلم ارکان سے مسلم ممالک کی بے حسی کا گلہ یوں کیا تھا "اگر ہمارے مسلمان بھائی اس قدر مجبور ہیں کہ ہماری مدد کو نہیں آسکتے، تو انہیں کم از کم ہمیں "کنڈوم" تو ضرور بھجوانے چاہئیں تاکہ ہم ناجائز حمل اٹھانے کی ذلت سے تو بچ سکیں" ایسی مظلوم عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے آزادی نسواں کے علمبرداروں کا ضمیر بیدار کیوں نہیں ہوتا۔ امریکی قوم آخر دوہرے معیارات کا شکار کیوں ہے؟ "انسانی حقوق" کے امتیازی تصور سے باہر وہ کب نکلے گی؟

پاکستان میں ایک طبقہ جو امریکی تہذیب کو "آئیڈیل" سمجھتا ہے، کلنٹن کے خلاف سیکس سکینڈل منظر عام پر آنے کے بعد یہ کہتے ہوئے بھی سنا گیا ہے "ہم سے تو امریکی اچھے ہیں کہ وہ کم از کم اپنی قیادت کو تو باکردار دیکھنا چاہتے ہیں" وہ ذرا گہرائی میں جا کے دیکھیں تو انہیں اندازہ ہوگا کہ یہ سب امریکی پریس کی شغل بازی اور جنون خیزی ہے اس میں سنجیدہ احتساب کو ذرا بھر دخل نہیں ہے۔ امریکی پریس پر یہودیوں کا غلبہ ہے، وہ ذرائع ابلاغ کی قوت کے ذریعے امریکی حکومت پر دباؤ ڈالتے رہتے ہیں۔ 27 جنوری 1998ء کو جن خطرات نے سی این این پر صدر بل کلنٹن کو اپنی صفائی دیتے دیکھا ہے، وہ ذرائع ابلاغ کے اس پاگل پن کو بخوبی سمجھ چکے ہیں، ہر دو منٹ کے بعد اس "شاٹ" کو

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل بدل کر مختلف زاویوں سے وہ دکھارہے تھے۔ ایسی خبروں کے تکرار کا مقصد لوگوں میں "جنوں" پیدا کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ گذشتہ کئی برسوں سے بل کلنٹن کی جنسی بے اعتدالیوں کے واقعات خبروں کا مرکز بنے رہے ہیں۔ لیکن اب جس طرح سیکس سکینڈل کو اچھالا جارہا ہے۔ اس کے پس پشت یہودی لابی کی سازش کار فرما نظر آتی ہے۔ مان لیا یہ ایک بڑی خبر ہے، لیکن "ٹائم" اور "نیوز ویک" کے پورے شمارے کو اسی "سکینڈل" سے بھر دینے کا کوئی جواز نہیں ہے "کلنٹن سکینڈل" کو ایسے وقت میں "فوکس" میں لایا گیا ہے جب امریکی صدر نے اسرائیلی وزیر اعظم کی بات ماننے سے انکار کر دیا ہے۔ اسی لئے جو لوگ اس "سکینڈل" کی کڑیاں یہودی سازش سے ملاتے ہیں، ان کے خدشات بے جا نہیں ہیں۔

دوہرے معیارات اور پیچیدہ سیاسی افکار کی حامل امریکی قوم کی تاریخ میں اب تک صرف ایک صدر اینڈریو جانسن کے خلاف 1868ء میں تحریک مواخذہ پیش کی گئی تھی جو سینٹ میں صرف ایک ووٹ سے ناکام ہوگئی تھی۔ اور صدر جانسن نے اپنی صدارتی مدت پوری کی تھی۔ 1974ء میں صدر رچرڈ نکسن تحریک مواخذہ پیش ہونے سے پہلے ہی مستعفی ہوگئے تھے۔ صدر کلنٹن یہودی لابی کے اس وار سے بچ نکلنے میں کامیاب ہوں گے یا نہیں؟ اس کا فیصلہ تو چند روز میں ہو جائے گا۔ لیکن بہرحال امریکی معاشرے کے دوغلے پن اور تہذیب مغرب کی دورخی تو مسلم ٹھہری ہے اور اسلام کی عظمت اور آفاقیت نے ایک بار پھر دنیا کو چیلنج کر دیا ہے۔

ارشد فارانی

قلبِ مومن ہے گلستانِ حدیث

اللہ اللہ عظمت و شانِ حدیث — جاری و ساری ہے فیضانِ حدیث
قول و فرمان رسولِ محترم — کیوں نہ پھر ہو جائیں قربانِ حدیث
جس سے قرآن کا ملا فہم و شعور — اے خوشا وہ ہے دبستانِ حدیث
اس نے سمجھائے ہیں قرآن کے رموز — یہ حقیقت میں ہے احسانِ حدیث
نورِ قرآن سے ہے مومن مُستنیر
قلب مومن ہے گلستانِ حدیث

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ